www.KitaboSunnat.com

تحریر
ماسٹر احمد علی نعیم

بھینس کی قربانی

www.KitaboSunnat.com

بھینس کی قربانی دین اسلام میں؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

ہم نے ہرامت کے لیے قربانی رائج کردی تاکہ وہ اللہ کے دیے ہوئے **بهيمة الانعام** پر اللہ کا نام لے کر قربان کریں۔ (سورۃ الحج آیت 34)

وضاحت درندوں کے علاوہ تری اور خشکی کے ہر چوپائے کو **بهيمة** کہتے ہیں۔ (المنجد)

لیکن قربانی کے لیے بهيمة الانعام چوپائے ہی مخصوص، مشروط اور مسنون ہیں۔ بهيمة الانعام چوپایوں کی وضاحت پارہ نمبر 8 سورۃ الانعام آیت نمبر 143 تا 145 میں اللہ رب العزت نے خود ہی فرمادی ہے۔

القرآن! وہ چار (نر، مادہ) جوڑے ہیں۔ دو بھیڑ میں، دو بکری میں، دو اونٹ میں اور دو گائے میں سے اللہ تعالیٰ نے ان مذکر و مونث جوڑوں کو انعام کہا ہے۔

اعتراض بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس وقت بھینس رسول ﷺ کے علاقے میں نہ تھی۔ اس لیے بھینس کا قرآن و حدیث میں ذکر نہیں ہے۔

غور سے سنیے دین سازی اللہ کا کام ہے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں کرسکتا۔ ہماری سوچ کے مطابق سرزمین عرب میں بھینس نہ تھی اس لیے اس کی قربانی کا حکم نہیں ہے۔ حالانکہ یہ باطل سوچ ہے جس ذات مقدس نے دین بنایا ہے اسکے علم میں تو بھینس تھی۔ کیونکہ انبیاء علیہ السلام تو احکام دین بناتے نہیں ہیں بلکہ پہنچاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کیا ان لوگوں نے ایسے شریک مقرر کر رکھے ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کردیئے ہیں جو خدا کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں (سورۃ الشعریٰ آیت 21)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ جو اللہ کی شریعت کے مقابلے میں اپنی شریعت بنا کر چلاتے ہیں۔ حلال و حرام کے اختیارات بھی اپنے ہاتھ میں رکھے ہوئے ہیں اور ان لوگوں کے لیے ایسا ضابطہ حیات پیش کرتے جو اللہ کی شریعت کے خلاف ہو۔ درحقیقت یہی لوگ گمراہ اور طاغوت ہیں۔

اللہ کے مقابلے میں جس کی عبادت و بندگی کی جائے اور جس کا حکم مانا جائے اسے طاغوت کہتے ہیں۔

گائے اور بھینس میں فرق نسلی

شیخ ابوالحسن عبید اللہ مبارک پوری نے مرعاۃ شرح مشکوٰۃ میں یہی وضاحت فرمائی ہے کہ بھینس کو گائے کی بڑی نسل قرار دینا صحیح نہیں۔ کیونکہ گائے اور بھینس میں ہم نسل ہونے کی کوئی قدر موجود نہیں۔ بلکہ دو مختلف نسلیں ہونے پر درج ذیل فروق واضح دلیل ہیں۔

گائے کی خصوصیات:

1۔ گائے ایک صاف ستھرا شوقین جانور ہے جو کیچڑ پر نہیں بیٹھتا۔
2۔ گائے کا دودھ پتلا اور زود ہضم ہوتا ہے۔
3۔ گائے کا دودھ بادی نہیں ہوتا۔
4۔ گائے کا دودھ پتلا اور ترش ہوتا ہے۔
5۔ گائے کے سینگ چوڑی دار نہیں ہوتے۔
6۔ گائے کا مکھن ہلکا زرد رنگ کا ہوتا ہے۔
7۔ گائے بے سینگ بھی ہوتی ہے۔
8۔ گائے کے آگے والے تھنوں میں دودھ زیادہ ہوتا ہے۔
9۔ گائے کی وضع حمل صرف 9 ماہ ہے۔
10۔ گائے کا گوشت کھٹا اور بادی ہوتا ہے۔
11۔ گائے بھینسا سے دودھیل نہیں ہوتی

بھینس کی خصوصیات

1۔ بھینس صفائی پسند جانور نہیں ہے۔
2۔ بھینس کو گندے جوہڑ، تالاب اور نالے کے پانی میں نہانا مرغوب ہے۔
3۔ بھینس کا دودھ گاڑھا اور زود ہضم نہیں ہوتا۔
4۔ بھینس کا دودھ بادی ہوتا ہے۔
5۔ بھینس کا دودھ میٹھا اور گاڑھا ہوتا ہے۔
6۔ بھینس کا مکھن سفید رنگ کا ہوتا ہے۔
7۔ بھینس کے سینگ بالعموم چوڑی دار ہوتے ہیں۔
8۔ بھینس بے سینگ نہیں ہوتی۔
9۔ بھینس کے پچھلے تھنوں میں دودھ زیادہ ہوتا ہے۔
10۔ بھینس کی وضع حمل کی مدت دس ماہ اور کچھ دن ہوتی ہے۔
11۔ بھینس بیل سے دودھیل نہیں ہوتی۔

بتایئے! ان فروق کے ہوتے ہوئے بھینس کو گائے کی بڑی نسل قرار دینا کیسے درست ہوسکتا ہے۔ بہرحال بھینس کو گائے کی بڑی نوع قرار دے کر اس کی قربانی کرنا درست نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھینس سنت کے آئینہ میں؟

1۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بھائی کے ہاں بیٹا پیدا ہوا کسی نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہا عائشہؓ آپ اپنے بھتیجے کی طرف سے اونٹوں کا عقیقہ کریں۔
امی عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا۔اللہ کی پناہ میں تو وہی کروں گی جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔آپ ﷺ نے دو بکریاں فرمایا ہے۔
(ترمذی: حدیث 1513)(مستدرک حاکم جلد 4 ص 238)

نوٹ! سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے اونٹوں اور گائے کے عقیقہ کے بارے میں لفظ معاذ اللّٰہ پڑھا کیونکہ اونٹ اور گائے کا عقیقہ سنت سے ثابت نہیں۔
اسی طرح مسلمانوں کو جب کٹے کی قربانی کی دعوت دی جائے تو لفظ معاذ اللّٰہ پڑھیں۔کیونکہ اس کی قربانی بھی سنت سے ثابت نہیں۔

2۔ عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں عثمانؓ نے حج کے موقع پر منٰی کے مقام پر نماز قصر نہ کی چار رکعتیں پڑھادیں۔
جب یہ بات عبداللہ بن مسعودؓ کو بتائی گئی تو انہوں نے (اس بات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے) انا للّٰہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔
معلوم ہوا سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے سنت کی مخالفت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔
ہمیں بھی بھینس کی قربانی پر اظہار افسوس انا للّٰہ و انا الیہ راجعون پڑھنا چاہیے۔کیونکہ یہ عمل کتاب وسنت سے ثابت نہیں ہے۔

3۔ امی عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا!
مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَھُوَ رَدٌّ (بخاری:2697،مسلم:1718)
ترجمہ: جس نے ہمارے دین کے معاملے میں کوئی نیا کام ایجاد کیا وہ باطل، مردود ہے۔

4۔ حضور ﷺ نے فرمایا!
مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَیْسَ عَلَیْهِ اَمْرُنَا فَھُوَرَدٌّ (بخاری:2697،مسلم:1718)
ترجمہ: جس آدمی نے ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہ ہو بس وہ باطل ہے، مردود ہے۔
فیصلہ آپ کریں! کیا بھینس کی قربانی رسول ﷺ کے قول فعل یا تقریر سے ثابت ہے یا صحابہ کرامؓ کا بھینس کی قربانی پر عمل تھا۔جواب ملے گا نہیں۔

اگر جواب منفی میں ہو تو ہر مسلمان اس کی قربانی سے بچے اور مسنون جانوروں کی قربانی کرے۔(بھیڑ، بکری، اونٹ، اور گائے) چار جوڑے قربانی کے لیے مسنون جانور ہیں۔
انہی پر نبی اکرم ﷺ کا عمل اور ان جانوروں پر ہی صحابہ کرامؓ کا عمل تھا۔ہر حلال جانور کی قربانی اسلام میں نہیں ہے۔مثلاً (بارہ سنگا، نیل گائے، گورخر، بھینس وغیرہ)
قربانی کے لیے بھیمۃ الانعام جانور ہی مسنون ہیں۔اللہ ہم سب کو بھی مسنون جانوروں کی اربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

غیر شرعی قربانی

عرب میں گھوڑے بہت کم تھے تو آپ ﷺ نے گھوڑوں کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دیا مگر دور فاروقی میں جب ایران فتح ہوا تو وہاں گھوڑے بکثرت پائے جاتے تھے۔
تو سیدنا عمر فاروقؓ نے گھوڑوں پر زکوٰۃ عائد کردی اور فرمایا۔الفرس نوع من البقر (تفسیر تیسر القرآن، ص:645 دلد نمبر 1)
ترجمہ: گھوڑا گائے کی مثل ہے یعنی گائے کی نوع ہے۔تو کیا پھر گھوڑے کو قربانی کیا جائے گا۔نہیں بلکہ یہ زکوٰۃ کی حد تک محدود ہے۔

کیا عورت نماز عید کی امامت کرا سکتی ہے؟

سیدہ ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم شادی شدہ، کنواری، حیض والی سب عورتوں کو عیدگاہ لے جائیں۔
لیکن حیض والی نماز میں شریک نہ ہوں دعا میں شامل ہوں۔ (بخاری:374،مسلم:890)
نوٹ: عورت نماز عید کی امامت نہیں کرا سکتی بلکہ اسے عیدگاہ جانے کا حکم ہے جو عورتیں عورتوں کی امامت میں نماز عید ادا کرتی ہیں۔
ان کا یہ عمل قرآن وحدیث سے ثابت نہیں۔

ہر طرح کی بواسیر، پتھری اور رحم رسولی کی مجرب دیسی دوائی موجود ہے۔ (رابطہ نمبر: 0312/0306 6254680)

دعا گو عبدالستار انڈوں والا / مستری ذوالفقار علی چکی والے ڈھولن ہٹھاڑ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھینس کے دودھ اور گوشت کا استعمال؟

ہر حلال اور پاک جانور کا دودھ اور گوشت استعمال کرنا جائز ہے۔جب کہ ہر حلال اور پاک جانور کی قربانی جائز نہیں۔(البقرہ۔168)

بعض اہل علم بھائیوں کا کہنا ہے کہ بھینس کی حلت وحرمت کا ذکر نہ تو قرآن مجید میں ہے اور نہ ہی حدیث مبارکہ میں ہے۔اسے تو اہل فقہ نے اَلْجَامُوْسُ نَوْعٌ مِنَ الْبَقَرِ کہہ کر حلال قرار دیا ہے۔اہل فقہ کے حلال کردہ اس جانور کا دودھ اور گوشت تو استعمال کرتے ہو اور قربانی کیوں نہیں کرتے؟

بھائی یاد رکھیے! چیزوں کو حلال یا حرام کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو کوئی حرام نہیں کرسکتا اور حرام کردہ چیزوں کو کوئی حلال نہیں کرسکتا۔تفصیلی جائزہ کے لئے دیکھیئے! (المائدہ۔87۔التحریم۔01)

دین اسلام ایک مکمل اور جامع کلام ہے

جانوروں کی حلت وحرمت کا تفصیلی جائزہ قرآن وحدیث کی روشنی میں پڑھ کر اپنے عقائد کی اصلاح فرمائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ ہر کچلی والے درندے جانور کو کھانا حرام ہے۔

(بخاری۔5527۔مسلم۔1933۔سنن نسائی۔4324۔ابن ماجہ۔3233۔ترمذی۔1795۔موطا۔1434) سیدنا عباسؓ فرماتے ہیں!

نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ،وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔ رسول اللہ ﷺ ہر کچلی والے درندے جانور اور ہر پنجہ سے شکار کرنے والے گوشت خور پرندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(مسلم۔1938۔ابوداود۔3803۔سنن نسائی۔4348۔سنن الدارمی۔2025)

وضاحت : دین اسلام ایک ایسا جامع کلام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی لفظ ذِی نَابٍ سے تمام گھریلو اور جنگلی جانوروں کے حلال اور حرام ہونے کی نشان دہی فرمادی اور ایک ہی لفظ ذِی مِخْلَبٍ سے تمام پرندوں کے حلال اور حرام ہونے کی نشان دہی فرمادی کہ ہر کچلی والا گوشت خور جانور حرام ہے اور ہر پنجے سے شکار کرنے والا یا گوشت خور پرندہ حرام ہے۔

حلت وحرمت کا شرعی اصول

1۔قرآن اور حدیث کی روشنی میں کچلی کے بغیر گھاس اور چارا کھانے والے تمام جانور حلال ہیں۔ان میں اگر کوئی حرام ہے تو اس کا نام لے کر بتایا گیا کہ فلاں جانور حرام ہے۔مثلاً گھریلو گدھا وغیرہ۔جس کا نام نہ لیا گیا ہو اور وہ گھاس یا چارا کھانے والا ہو تو وہ حلال ہے۔مثلاً بھینس، گائے اور گھوڑا وغیرہ۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حرام کرنے کا اعلان نہیں کیا۔(بخاری۔5529۔ترمذی۔1795)

2۔پنجے سے شکار نہ کرنے والے تمام پرندے حلال ہیں اور پنجے سے شکار کرنے والے یا گوشت خور پرندے حرام ہیں۔ان میں سے وہ حلال ہیں جن کا نام لے کر بتایا گیا ہو کہ فلاں پرندہ حلال ہے۔مثلاً مرغی گوشت خور ہے کیڑے مکوڑوں کی قاتل ہے مگر اس کے باوجود حلال ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام لے کر بتایا کہ یہ حلال ہے۔(بخاری۔5517۔ترمذی۔1826)

کاروان احیائے والسنہ ڈھولن ہٹھاڑ قصور

مناظر اسلام محمد انور بٹ فیصل آباد 0306 7271109

محمد احسان الٰہی اولکھ۔ڈاکٹر اعجاز اولکھ۔فوجی محمد ایوب اولکھ۔محمد نواز چیمہ فیصل آباد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"